(S_1998_1_616_624)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 1 ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام

سوبیدار رام نارائن وغیرہ

15 ستمبر 1998

[ایس۔پی۔بھروچا، جی۔ٹی۔ناناوتی اور بی۔این۔کرپال، جسٹسز]

آرمی ایکٹ، 1950: دفعات 40(اے)، 48 اور 71-فوج کے لیے پنشن ضابطے، 1961 (حصہ-1)-ضابطے 113(اے) اور 16(اے)۔

ملازمت قانون-فوج-پنشن کی ضبطی-جونیئر کمیشنڈ آفیسر-کورٹ مارشل-برطرفی-پنشن اور گریچوئٹی کے لیے نتیجے میں نااہلیت-منعقد درست-ضابطہ 113(اے)-منعقد، غلط نہیں۔

فوج کا قانون-کمیشنڈ آفیسر اور جونیئر کمیشنڈ آفیسر-برخاستگی کے مطابق پنشن کی نااہلیت سے متعلق انتظام-ضابطہ 16(اے) اور 113(اے) بالترتیب-کے درمیان فرق۔

آئین ہند :1950 آرٹیکل 20(2)

دوہری سزا-جونیئر کمیشنڈ آفیسر-کورٹ مارشل-ملازمت سے برطرفی-پنشن کے لیے نتیجے میں نا اہلیت-دوہری سزا نہیں۔

مدعا علیہ، جو بھارتیہ فوج میں ایک جونیئر کمیشنڈ آفیسر ہے، پر آرمی ایکٹ 1950 کی دفعات 40 (اے) اور 48 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا۔ جنرل کورٹ مارشل نے اسے الزام عائد کردہ جرائم کا مجرم پایا اور اس کے نتیجے میں اسے ملازمت سے برخاست کر دیا۔

مدعا علیہ نے پنشن کے فوائد کی منظوری کے لیے دہلی عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ میجر جی ایس سودھی کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ جنرل کورٹ مارشل نے مدعا علیہ کو پنشن کے فوائد سے محروم کرنے کا حکم منظور نہیں کیا ہے، اس لیے وہ ملازمت سے برخاست ہونے کے باوجود اس کا حقدار ہوگا۔

اس عدالت میں اس سوال پر اپیل میں کہ کیا ایک جونیئر کمیشنڈ آفیسر آرمی ایکٹ، 1950 کے تحت برخاست ہونے پر اپنی پچھلی تمام خدمات کے سلسلے میں پنشن یا گریچوٹی کے لیے نااہل ہوگا: یونین آف انڈیا کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ (1) آرمی ایکٹ کے تحت برخاست یا فارغ ہونے پر جونیئر کمیشنڈ آفیسر کے ذریعے پنشنری فوائد کی وصولی کے لیے اہلیت کے حوالے سے متعلقہ شق ضابطہ 113 (اے) تھی جبکہ کمیشنڈ آفیسر کے لیے متعلقہ شق ضابطہ 16 (اے) تھی؛ (2) عدالت عالیہ نے میجر سودھی کے معاملے پر بھروسہ کرنے میں غلطی کی کیونکہ یہ ضابطہ 113 (اے) کے اطلاق سے متعلق نہیں تھا۔

مدعا علیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ (i) پنشن کو روکنا جب مدعا علیہ کو کورٹ مارشل کیا گیا ہو اور اسے برخاست کیا گیا ہو تو یہ دوہری سزا ہوگی۔ (ii) ضابطہ 113 (اے) امتیازی تھا اور جو پنشن حاصل کی جاتی ہے وہ متعلقہ شخص کی ملکیت بن جاتی ہے اور اسے چھین نہیں لیا جا سکتا۔

اپیلوں کی منظوری دینا اور عدالت عالیہ، اس عدالت کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دینا۔

منعقد .1: آرمی ایکٹ کے ضابطہ 113 میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ جونیئر کمیشنڈ آفیسر یا دوسرے عہدے سے تعلق رکھنے والا شخص یا غیر لڑاکا (اندراج شدہ) برخاستگی کا حکم منظور ہونے پر پنشن یا گریچوٹی دینے کے لیے نااہل ہو جائے گا۔ پنشن کے فوائد سے محروم ہونا برخاستگی کے حکم کا عام نتیجہ ہے۔ لیکن صدر، غیر معمولی

معاملات میں، اپنی صوابدید پر، پنشن دینے کا حکم دے سکتا ہے۔ لہذا، اگر صدر کی طرف سے کوئی حکم منظور نہیں کیا جاتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ برخاست جونیئر کمیشنڈ آفیسر پنشن یا گریچوئٹی کا حقدار نہیں رہتا ہے۔ [621-جی-ایچ]

2۔ ضابطہ 16 (اے) کی شرائط ریگولیشن (113) اے سے واضح طور پر مختلف ہیں۔ ضابطہ 16 (اے) کے مطابق جب کوئی افسر، جیسا کہ آرمی ایکٹ 1950 کی دفعہ 3(xviii) میں بیان کیا گیا ہے، کیشیئر کیا جاتا ہے یا اسے برخاست کیا جاتا ہے یا ملازمت سے ہٹا دیا جاتا ہے تو صدر کو اپنی پنشن ضبط کرنے یا اسے کم شرح پر پنشن دینے کا حکم دینے کا صوابدید حاصل ہوتا ہے۔ کمیشنڈ افسر کی برطرفی، برطرفی وغیرہ کے نتیجے میں خود بخود اس کی پنشن ضبط یا کم نہیں ہوتی ہے۔ تاہم، صدر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ایسی صورت میں وہ یا تو افسر کی پنشن ضبط کرنے یا اس کی شرح میں کمی کی ہدایت دے سکتا ہے۔ [622-اے-بی]

3۔ آرمی ایکٹ کی دفعہ 71 میں مختلف قسم کی سزائیں فراہم کی گئی ہیں جو آرمی ایکٹ کے تحت کسی شخص کے ذریعے کیے گئے جرم کے سلسلے میں دی جا سکتی ہیں اور کورٹ مارشل کے ذریعے سزا دی جا سکتی ہیں۔ سزائیں مختلف نوعیت کی ہیں، جیسا کہ دفعہ 71 (اے) کے ذریعہ فراہم کردہ موت سے لے کر دفعہ 71 (ایچ) کے ذریعہ فراہم کردہ تنخواہ اور الاونس کو روکنے تک۔ دفعہ 71 (جے) کے ذریعہ فراہم کردہ تنخواہ اور الاونس کو ضبط کرنے کی سزا دفعہ 71 (ای) کے ذریعہ فراہم کردہ ملازمت سے برخاستگی سے کم نوعیت کی ہے۔ جب دفعہ 71 (جے) کے تحت سزا عائد کی جاتی ہے تو ضابطہ 113 (اے) کا کوئی سہارا نہیں لیا جا سکتا، کیونکہ مذکورہ ضابطہ صرف اس صورت میں لاگو ہوتا ہے جب متعلقہ شخص کے خلاف برخاستگی کا حکم منظور کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں دفعہ 71 (جے) اور ضابطہ 113 (اے) ایک ہی وقت میں لاگو نہیں ہو سکتے۔ دوسری طرف جب دفعہ 71 (ای) کے تحت برخاستگی کی سزا دی جاتی ہے تو ضابطہ 113 (اے) توضیعات اپنی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ سزا کا نتیجہ یہ ہے کہ پنشن یا گریچوئٹی کا فائدہ جو ضابطے کے تحت دیا جاتا ہے اسے چھین لیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ جیسے ملازم کے معاملے میں آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت برخاستگی کا حکم اسے پنشن یا گریچوئٹی کے لیے نا اہل بنا دے گا۔ کسی شخص کے پنشن یا گریچوئٹی دینے کے اہل ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے ملازمت سے برخاست نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ اس لیے آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت برخاستگی پنشن یا گریچوئٹی حاصل کرنے کی نا اہلیت ہے۔ [B-C-D-E-623]

4۔ جونیئر کمیشنڈ افسران اور کمیشنڈ افسران کا تعلق مختلف طبقات سے ہے۔ وہ ایک جیسے واقع نہیں ہیں۔ قواعد وضوابط کے ذریعہ دی گئی پنشن جوان حالات کے لیے فراہم کر سکتی ہے اور کر سکتی ہے جو کسی شخص کو اسے حاصل کرنے کے لیے نااہل بنا دے گی۔ برخاستگی جونیئر کمیشنڈ افسر کو پنشن یا گریچوئٹی حاصل کرنے کے حق سے محروم کر دیتی ہے۔ ضابطہ 113 (اے) کسی بھی طرح غلط نہیں ہے۔ [623-جی-ایچ]

5۔ ریگولیشن 16 (اے) کے برعکس جو کمیشنڈ افسران پر لاگو ہوتا ہے، غیر کمیشنڈ افسران کے معاملے میں دیگر رینکوں اور غیر لڑاکا (اندراج شدہ) کے معاملے میں آرمی ایکٹ کے تحت ایسے شخص کی برطرفی درحقیقت اسے گریچوئٹی کی پنشن کے لیے نااہل بنا دے گی۔ تاہم صدر کو آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت برخاست کیے گئے شخص کی صورت میں لیکن غیر معمولی حالات میں اور اپنی صوابدید پر ملازمت پنشن دینے کا حق حاصل ہے۔ [624-اے-بی]

میجر جی۔ ایس۔ سودھی بنام یونین آف انڈیا، [1991] 2 ایس سی سی 371، نے وضاحت کی اور اسے ناقابل اطلاق قرار دیا۔

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام آر۔ کے۔ ایل۔ ڈی۔ آزاد، [1995] ضمنی 3 ایس سی سی 426، پر انحصار کیا۔

میجر (ریٹائرڈ) ہری چند پھوا بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1995] ضمیمہ 1 ایس سی سی 221؛ یونین آف انڈیا بنام بریگیڈیئر پی۔ کے۔ دتہ (ریٹائرڈ)، جے ٹی (1995) 1 ایس سی 413، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1996 کے دیوانی اپیل نمبر 3609 وغیرہ۔

1991 کے سی۔ ڈبلیو۔ پی نمبر 917 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 9.8.24 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

سی اے نمبرات 3612، 3613/96، 7467/94 اور 4852/95۔

اپیل گزاروں کی طرف سے این۔این۔گوسوامی ، اشوک سریواستو ، محترمہ سشما منچندا اور انیل کٹیار۔

جواب دہندگان کے لیے پریم ملہوترا، اشوک ماتھر اور منوج پرساد۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

کرپال، جسٹس۔اس اور متعلقہ اپیلوں میں غور کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا مدعا علیہ جو جونیئر کمیشنڈ افسر تھا، آرمی ایکٹ 1950 کے تحت برخاست ہونے پر اپنی پچھلی تمام خدمات کے سلسلے میں پنشن یا گریچوئٹی کے لیے نااہل ہوگا۔

مدعا علیہ 17 مارچ 1962 کو بھارتیہ فوج میں بھرتی ہوا تھا۔انہیں یکم مارچ 1984 سے صوبیدار میجر کے عہدے پر ترقی دی گئی۔جب وہ 75 درمیانہ دستے کے ساتھ خدمات انجام دے رہے تھے تو انہیں 17 نومبر 1988 سے قریبی گرفتاری میں رکھا گیا اور پھر آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت کورٹ مارشل کیا گیا۔اس پر دفعہ 40(اے)،اپنے افسر بالا پر مجرمانہ طاقت کا استعمال کرنے،اور آرمی ایکٹ 1950 کی دفعہ 48 کے تحت ڈیوٹی کے دوران نشے کی حالت میں رہنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔

جنرل کورٹ مارشل نے مدعا علیہ کو مجرم پایا اور اس کے بعد اسے یکم اگست 1989 کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔انہوں نے جنرل کورٹ مارشل کے فیصلے کے خلاف چیف آف آرمی اسٹاف کے پاس اپیل دائر کی لیکن مناسب غور و فکر کے بعد اسے مسترد کر دیا گیا۔

اس کے بعد مدعاعلیہ نے جموں وکشمیر کی عدالت عالیہ میں 1989 کی رٹ پیٹیشن نمبر 423 دائر کی جس میں کورٹ مارشل کی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کی درخواست کی گئی۔ تاہم یہ عرضی واپس لے لی گئی اور 1991 کی ودیگر رٹ پیٹیشن نمبر 917 پنشن کے فوائد کی منظوری کے لیے دہلی عدالت عالیہ میں دائر کی گئی۔ عدالت عالیہ نے میجر جی ایس سودھی بنام یونین آف انڈیا، [1991] 2 عدالت عظمیٰ کے مقدمے 371 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچی کہ چونکہ جنرل کورٹ مارشل نے مدعاعلیہ کو پنشن کے فوائد سے محروم کرنے کا حکم منظور نہیں کیا تھا، اس لیے وہ ملازمت سے برخاست ہونے کے باوجود اس کا حقدار ہوگا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی اس اپیل میں چیلنج عدالت عالیہ کے مذکورہ بالا نتیجے پر ہے۔

اپیل گزار کی جانب سے سینئر وکیل شری این۔ این۔ گوسوامی نے دعوی کیا کہ آرمی ایکٹ کے تحت برخاست یا فارغ ہونے پر جونیئر کمیشنڈ افسر کے ذریعے پنشن کے فوائد کی وصولی کے لیے اہلیت کے حوالے سے التزام ضابطہ 113 (اے) کے تحت ہوتا ہے۔ یہ دعوی کیا گیا کہ یہ شق اس شق سے مختلف تھی جو کمیشنڈ افسران کی برطرفی کے معاملے میں لاگو ہوتی تھی۔ یہ پیش کیا گیا کہ عدالت عالیہ نے، فوری معاملے میں، میجر سودھی کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرنے میں غلطی کی جو ضابطہ 113 (اے) کے اطلاق سے متعلق نہیں تھا۔ ہماری توجہ ریگولیشن 16 (اے) کی طرف مبذول کرائی گئی جو ایک ایسے افسر کو پنشن کی ادائیگی سے متعلق ہے جسے کیشیئر کیا جاتا ہے، برخاست کیا جاتا ہے، ہٹا دیا جاتا ہے یا سبکدوش ہونے کے لیے کہا جاتا ہے، یہ وہ ریگولیشن تھا جس کا اطلاق میجر سودھی کے معاملے میں ہوتا تھا۔

ضابطوں کا تیسرا باب جونیئر کمیشنڈ افسران، دیگر عہدوں اور غیر لڑاکا (اندراج شدہ) سے متعلق ہے۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ اس باب توضیعات اس اور دیگر اپیلوں میں مدعاعلیہ پر لاگو ہوتی ہیں۔ ضابطہ 113 جس سے ہمارا تعلق ہے مندرجہ ذیل ہے:

"113 (ا) ایک فرد جسے آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت برخاست کیا جاتا ہے، وہ پچھلی تمام خدمات کے سلسلے میں پنشن یا گریجوئٹی کے لیے نااہل ہے۔

تاہم، غیر معمولی صورتوں میں، اسے صدر کی صوابدید پر اس شرح سے زیادہ ملازمت پنشن یا گریجوئٹی دی جاسکتی ہے جس کے لیے وہ بصورت دیگر اہل ہوتا اگر اسے اسی تاریخ کو فارغ کر دیا جاتا۔

(ب) ایک فرد کے طور پر جسے آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت فارغ کیا جاتا ہے، اس کے تحت بنائے گئے قواعد ان ضابطوں کے تحت پنشن یا گریجوئٹی کے اہل رہتے ہیں۔

ضابطہ 16 (اے) ضابطوں کے باب دوم میں آتا ہے جو کمیشنڈ افسران سے متعلق ہے۔ مذکورہ ضابطہ، جہاں تک متعلقہ ہے، اس طرح پڑھتا ہے:

"16 (اے) جب کوئی افسر جس کے پاس پنشن حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ اہلیت ملازمت کی کم از کم مدت ہوتی ہے، اسے نقد یا برخاست یا ملازمت سے ہٹا دیا جاتا ہے، تو اس کی پنشن، صدر کی صوابدید پر یا تو ضبط کی جاسکتی ہے یا اس شرح سے زیادہ نہیں دی جاسکتی ہے جس کے لیے وہ دوسری صورت میں اہل ہوتا اگر وہ اسی تاریخ کو سبکدوش ہوتا۔

مذکورہ ضابطوں کا حوالہ دیتے ہوئے اس عدالت نے میجر (سبکدوش) ہری چند پھوا بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1995] ضمنی 1 عدالت عظمیٰ کے مقدمات 221 اور یونین آف انڈیا بنام بریگیڈیئر پی۔ کے۔ دتہ (سبکدوش)، جے ٹی (1995) 1 ایس سی 413، میں فیصلہ دیا ہے کہ اگرچہ یہ قواعد وضوابط قانونی نہیں ہیں لیکن وہ اب بھی پابند ہیں کیونکہ پنشن کے فوائد صرف ان قواعد وضوابط کے تحت قابل ادائیگی ہیں اور اس لیے انہیں مذکورہ قواعد وضوابط کے ذریعہ فراہم کردہ طریقے اور حالات میں ضبط کیا جاسکتا ہے۔

ریگولیشن 113 (اے) کے پہلے جملے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ایک فرد جسے آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت برخاست کیا جاتا ہے وہ پچھلی تمام خدمات کے سلسلے میں پنشن یا گریجوئٹی کے لیے نااہل ہے۔ دوسرے لفظوں میں مدعا علیہ جیسا شخص جس پر دفعہ 113 (اے) لاگو ہوتا ہے، اس کی برطرفی کے حکم کے منظور ہونے پر کوئی پنشن حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہوگا۔ دفعہ 113 کی شق (بی) اس شخص کے معاملے

میں فرق کرتی ہے جسے آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت فارغ کیا جاتا ہے، اور برخاست نہیں کیا جاتا ہے۔ ڈسچارج کی صورت میں ایک شخص مذکورہ ضابطے کے تحت پنشن یا گریچوئٹی کا اہل رہتا ہے۔ دفعہ 113 (اے) کے آخری حصے میں کہا گیا ہے کہ غیر معمولی صورتوں میں صدر اپنی صوابدید پر اس شرح سے زیادہ ملازمت پنشن یا گریچوئٹی دے سکتا ہے جس کے لیے کوئی فرد بصورت دیگر اہل ہوتا اگر اسے اسی دن فارغ کر دیا جاتا اور اسے برخاست نہیں کیا جاتا۔ ضابطہ 113 کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جونیئر کمیشنڈ افسر یا دوسرے عہدے سے تعلق رکھنے والے شخص یا غیر لڑاکا (اندراج شدہ) کی صورت میں، وہ برخاستگی کا حکم منظور ہونے پر پنشن یا گریچوئٹی دینے کے لیے نااہل ہو جائے گا۔ پنشن کے فوائد سے محروم ہونا برخاستگی کے حکم کا عام نتیجہ ہے۔ لیکن صدر، غیر معمولی معاملات میں، اپنی صوابدید پر، پنشن دینے کا حکم دے سکتا ہے۔ لہذا، اگر صدر کی طرف سے کوئی حکم منظور نہیں کیا جاتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ برخاست جونیئر کمیشنڈ افسر پنشن یا گریچوئٹی کا حقدار نہیں رہتا ہے۔

ضابطہ 16 (اے) کی شرائط ضابطہ 113 (اے) سے واضح طور پر مختلف ہیں۔ ضابطہ 16 (اے) کے مطابق جب کوئی افسر، جیسا کہ آرمی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 3 (xviii) میں بیان کیا گیا ہے، کیشیئر کیا جاتا ہے یا برخاست کیا جاتا ہے یا ملازمت سے ہٹا دیا جاتا ہے تو صدر کو یا تو اپنی پنشن ضبط کرنے یا حکم دینے کی صوابدید ہوتی ہے کہ اسے کم شرح پر پنشن دی جائے۔ کمیشنڈ افسر کی برطرفی، برطرفی وغیرہ، دوسرے لفظوں میں، خود بخود اس کی پنشن کو ضبط کرنے یا کم کرنے کا نتیجہ نہیں ہے۔ تاہم، صدر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ایسی صورت میں وہ یا تو افسر کی پنشن ضبط کرنے یا اس کی شرح میں کمی کی ہدایت دے سکتا ہے۔ میجر سودھی کا معاملہ وہ تھا جس میں کمیشنڈ افسر کی پنشن ضبط کرنے کے سوال سے نمٹا گیا تھا۔ ریگولیشن 16 (اے) کے تناظر میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ چونکہ مذکورہ ریگولیشن کے تحت کوئی حکم منظور نہیں کیا گیا تھا، اس لیے متعلقہ افسر پنشن یا گریچوئٹی کی مکمل رقم کی وصولی کا حقدار ہوگا جو عام طور پر اسے ادا کی جائے گی۔

ایک جونیئر کمیشنڈ افسر کے معاملے میں پنشن ضبط کرنے کے حوالے سے سوال جس پر ضابطہ 113 توضیعات لاگو ہوتی ہیں اس عدالت کے سامنے یونین آف انڈیا اور دیگر بنام آر۔ کے۔ ایل۔ ڈی۔ آزاد، [1995] ضمیمہ 3 عدالت عظمیٰ کے مقدمات 426 میں غور کے لیے آیا۔ ضابطہ 113 (اے) کا حوالہ دینے کے بعد، اس عدالت نے صفحہ 429 پر مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

"مذکورہ بالا ضابطے کی سادہ زبان کے پیشِ نظر مدعا علیہ اپنی پچھلی خدمت کی بنیاد پر پنشن اور گریجوئٹی کے لیے کوئی قانونی یا جائز دعوی نہیں کرسکتا کیونکہ تسلیم شدہ طور پر وہ ایکٹ کے دفعہ 71 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 73 کے مطابق مسترد ہو جاتا ہے۔اس لیے دوسرے سوال کا جواب منفی ہونا چاہیے۔"

مدعا علیہ کے وکیل شری پریم ملہوترا نے کہا کہ جب مدعا علیہ کو کورٹ مارشل کیا گیا ہو اور برخاست کیا گیا ہو تو پنشن روکنا دوگنا خطرہ ہوگا۔یہ پیش کیا گیا کہ آرمی ایکٹ کی دفعہ 71 (جے) کے تحت کورٹ مارشل کے بعد دی جانے والی سزاوں میں سے ایک یہ تھی کہ" فعال خدمت پر کیے گئے جرم کے لیے تین ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے تنخواہ اور الاونس ضبط کرنا"۔اس دلیل کی وضاحت کرتے ہوئے، یہ پیش کیا گیا کہ آرمی ایکٹ کی دفعہ 71 کی شق (ای) کے ذریعہ فراہم کردہ ملازمت سے برخاستگی کی طرح، تنخواہ اور الاونس ضبط کرنا ان سزاوں میں سے ایک ہے جو شق (جے) کے تحت عائد کی جاسکتی ہیں۔اگر ضبط کرنے کی ایسی سزا دی جاتی تو مدعا علیہ ملازمت میں ہی رہتا لیکن دفعہ 71 (ای) کے تحت ملازمت سے برخاستگی کا حکم دے کر اسے ضابطہ 113 (اے) کے تحت اس پنشن سے بھی محروم کیا جارہا ہے جو اس نے کمائی تھی۔

ہمیں اس وضاحت میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔آرمی ایکٹ کی دفعہ 71 میں مختلف قسم کی سزائیں فراہم کی گئی ہیں جو کسی شخص کے ذریعے کیے گئے جرم کے سلسلے میں دی جاسکتی ہیں جو آرمی ایکٹ کے تابع ہے اور کورٹ مارشل کے ذریعے مجرم قرار دیا جاسکتا ہے۔سزائیں مختلف ڈگریوں کی ہیں، جیسا کہ دفعہ 71 (اے) کے ذریعہ فراہم کردہ موت سے لے کر دفعہ 71 (ایچ) کے ذریعہ فراہم کردہ تنخواہ اور الاونس کو روکنے تک۔دفعہ 71 (ج) کے ذریعہ فراہم کردہ تنخواہ اور الاونس ضبط کرنے کی سزا دفعہ 71 (ای) کے ذریعہ فراہم کردہ ملازمت سے برخاستگی سے کم نوعیت کی ہے۔جب دفعہ 71 ق کے تحت سزا عائد کی جاتی ہے تو ضابطہ 113 (اے) کا کوئی سہارا نہیں لیا جاسکتا، کیونکہ مذکورہ ضابطہ صرف اس صورت میں لاگو ہوتا ہے جب متعلقہ شخص کے خلاف برخاستگی کا حکم منظور کیا جاتا ہے۔دوسرے لفظوں میں دفعہ 71 (جے) اور ضابطہ 113 (اے) ایک ہی وقت میں لاگو نہیں ہوسکتے۔دوسری طرف جب دفعہ 71 (ای) کے تحت برخاستگی کی سزا دی جاتی ہے تو ضابطہ 113 (اے) توضیعات اپنی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔سزا کا نتیجہ یہ ہے کہ پنشن یا گریچوئٹی کا فائدہ جو ضابطے کے تحت دیا جاتا ہے اسے چھین لیا جاتا ہے۔مدعا علیہ جیسے ملازم کے معاملے میں آرمی ایکٹ

توضیعات کے تحت برخاستگی کا حکم اسے پنشن یا گریچوئٹی کے لیے نااہل بنا دے گا۔کسی شخص کے پنشن یا گریچوئٹی دینے کے اہل ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے ملازمت سے برخاست نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔اس لیے آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت برخاستگی پنشن یا گریچوئٹی حاصل کرنے کی نااہلیت ہے۔

یہ بھی ایس کے ذریعے پیش کیا گیا تھا۔ملہوترا نے کہا کہ ضابطہ 113 (اے) امتیازی تھا اور مزید یہ کہ جو پنشن حاصل کی جاتی ہے وہ متعلقہ شخص کی ملکیت بن جاتی ہے اور اسے چھین نہیں لیا جا سکتا۔لیکن عدالت عالیہ کے سامنے ایسی کوئی دلیل نہیں اٹھائی گئی۔کسی بھی صورت میں ہمیں مذکورہ دلیل میں کوئی خوبی نظر نہیں آتا۔سب سے پہلے، جونیئر کمیشنڈ افسران اور کمیشنڈ افسران کا تعلق مختلف طبقات سے ہے۔وہ ایک جیسے واقع نہیں ہیں۔مزید برآں پنشن ان قواعد وضوابط کے ذریعے دی جاتی ہے جو ان حالات کے لیے فراہم کر سکتے ہیں اور کر سکتے ہیں جو کسی شخص کو اسے حاصل کرنے کے لیے نااہل بنا دیں گے۔برطرفی ایک جونیئر کمیشنڈ افسر کو پنشن یا گریچوئٹی حاصل کرنے کے حق سے محروم کر دیتی ہے۔ضابطہ 113 (اے) کسی بھی طرح سے غلط نہیں ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ضابطہ 16 (اے) کے برعکس جو کمیشنڈ افسران پر لاگو ہوتا ہے، غیر کمیشنڈ افسران کے معاملے میں دیگر رینک اور غیر لڑاکا (اندراج شدہ) کے معاملے میں آرمی ایکٹ کے تحت ایسے شخص کی برطرفی اسے پنشن یا گریچوئٹی کے لیے نااہل بنا دے گی۔تاہم صدر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کی صورت میں جسے آرمی ایکٹ توضیعات کے تحت برخاست کیا گیا ہو لیکن غیر معمولی حالات میں اور اپنی صوابدید پر اس شرح پر ملازمت پنشن دے جس کے لیے متعلقہ فرد بصورت دیگر اہل ہوتا اگر اسے اسی دن فارغ کر دیا جاتا۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر اس اپیل کی منظوری دی جاتی ہے، عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مدعا علیہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن مسترد ہو جائے گی۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

دیوانی اپیل زیر نمبرات۔ 3613/94، 7467/94 اور 4852 آف 1995۔

ان اپیلوں میں شامل سوال 1996 کے دیوانی اپیل نمبر 3609 سے ملتا جلتا ہے۔اس میں بیان کردہ وجوہات کی بناء پر ان اپیلوں کی بھی منظوری دی جاتی ہے لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہے۔

ٹی۔این۔اے۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔